ربسر دایں نسخہ ۱۹۱۸ء

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا — جو ہوگا ایک دن محبوب میرا
کروں گا دور اس منہ سے اندھیرا — دکھاؤں گا کہ اک عالم کو پھیرا
بشارت کیا ہے اک دل کی غذا دی — فسبحان الذی اخزی الاعادی

پہلا ہفتہ وار اخبار جو ہر جمعرات کو قادیان دارالامان سے شائع ہوتا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فاروق

ایڈیٹر — پیر اکبر علی

جلد ۳ | یوم پنجشنبہ - مورخہ ۲۶ | نمبر ۱۸ | نمبر ۳۸

سلسلہ کی خبریں

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بخیریت ہیں ؛

سنجار زکامی کا دورہ ہو رہا ہے۔ کئی گھر مبتلا

سنجار احباب سے دعا صحت کے خواستگار ہیں ؛

تبلیغ رسالت جلد دوم انشاء اللہ جلد نکلنے والی ہے

چند کاپیاں چھپنی رہی ہیں۔ فاروق پریس میں چھپ رہی

ہے۔

بارش کے نہ ہونے سے نرخ غلہ دن بدن گراں ہوتا

جاتا ہے۔ چارہ مویشیاں کمیاب ہے۔ آئندہ فصل کی کاشت

مشکل ہو رہی ہے۔ قحط کے آثار نمودار ہیں۔ اللہ رحم کرے۔

احمدیہ کے بورڈنگ کے صحن میں کنواں لگایا جا رہا ہے

اس سے مدرسہ اور احباب قادیان کو بہت آرام ملیگا۔

انشاء اللہ ؛

نامہ لنڈن

تبلیغ اسلام

اللہ تعالیٰ نے حضرت مفتی محمد صادق صاحب اور قاضی عبداللہ صاحب شیدایانِ اسلام کی تقریر و تحریر میں عجیب تاثیر رحمت فرمائی ہے۔ ہر ہفتہ میں کوئی نہ کوئی انگریز جنٹلمین یا لیڈی ان کے مقدس کلمات سے اثر یافتہ ہو کر مذہب صلیب سے توبہ کر کے واحد خدا کے پرستار اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت میں داخل ہونے والے ہو جاتے ہیں ہفتہ گذشتہ میں دو معزز لیڈیاں بنام اہل جو مرومس دی جو ایک عرصہ سے لیکچروں میں شامل ہوتی تھیں حضرت مفتی صاحب کے ہاتھ پر مشرف باسلام ہوئیں۔ اسلامی نام لیلی اور فریدہ رکھے گئے۔ فالحمد للہ۔ اور ایک معزز لیڈی نے جسکو مسٹر سیال اور قاضی صاحب بھی تبلیغ کرتے رہے ہیں اور جسکا نام مسز مودلینگ ہے حضرت مفتی صاحب کی سعی تبلیغ سے تحریری تصدیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منجانب اللہ نبی ہونے کی کر دی اللھم زد فزد۔ حضرت مولوی فاضل عرب صاحب بھی حتی الوسع تبلیغ کا کام سرانجام دیتے رہتے ہیں۔ اور جناب قاضی صاحب نواح انگلستان میں تبلیغی دورے پر ہیں۔ اور بہت لوگوں کو اسلام پہنچا رہے ہیں۔ اور لٹریچر تقسیم کر رہے ہیں۔ حضرت مفتی صاحب کے لیکچر لنڈن میں ہر اتوار کو بہت پُر رونق ہوتے ہیں آیک ماہ سے زائد ہوا ہے۔ کہ لنڈن پر دشمن کے ہوائی جہازوں کا کوئی حملہ نہیں ہوا۔ فالحمد للہ

۲۶۔ جون ۱۹۱۸ء۔ محمد صدیق انڈین ملازم ہوٹل نزد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۲)

ایک اور نومسلمہ لیڈی

الحمدللہ۔ دین متین اسلام اس ملک میں ہمارے معزز مشنریان حضرت مفتی محمد صادق صاحب اور قاضی عبداللہ صاحب کی کوششوں سے روز افزوں ترقی کر رہا ہے حال میں ایک معزز لیڈی جو میونش ورک میں عہدہ کپتانی پر ممتاز ہو چکی ہے۔ اور ملک امریکہ کی سیاحت کر چکی ہے حضرت مفتی صاحب کے لیکچروں میں آیا کرتی تھی۔ تبلیغ سے مؤثر ہو کر ان کے ہاتھ پر مشرف باسلام ہوئی۔ اس معزز لیڈی کا نام مس سپتن ہے۔ اسلامی نام حسینہ رکھا گیا اللھم زد فزد۔ والسلام ۹ر جولائی ۱۹۱۸ء

از لنڈن ۴۳ اسٹار اسٹریٹ۔ عبدالحی عرب مبلغ مشن

(۳)

برادرم قاضی صاحب تاحال مارپتھ میں مصروف بہ تبلیغ ہیں۔ صحت اچھی ہے۔ ان کے متعدد لیکچر ہوئے ہیں۔ اور ہونے والے ہیں۔ عاجز یہاں لنڈن میں کام کرتا ہے۔ لیکچر ہوتے ہیں۔ بعض لوگوں کے ساتھ مباحثہ کا سلسلہ جاری ہے۔ کئی لوگ مکان پر آتے ہیں۔ اور اسلام کے متعلق حالات دریافت کرتے ہیں۔ ایک بڑے جلسہ میں جہاں بڑے بڑے لارڈ جمع تھے۔ عاجز کو بہت عزت کی جگہ پلیٹ فارم پر دی گئی۔ اور حاضرین نے جن کی تعداد ہزاروں تھی۔ میرے لئے مبارکباد کے چیرز دیئے۔ اس کا فوٹو لنڈن کے اخبار ڈیلی سکیچ میں چھپا ہے۔ جس کی اشاعت کئی لاکھ ہے۔ عاجز کام اور بخار سے چند روز علیل رہا۔ اب بھی تھوڑی کھانسی اور سینہ میں درد ہے۔ دعاؤں سے امداد فرماویں۔ والسلام

محمد صادق عفا اللہ عنہ۔ لنڈن

ماہِ اسوج

(ہندوستانی احباب سے معافی کا خواستگار ہوں)

اسو آس سیری جیکر یار ہووے گھٹ گھٹ کے گلے لگائیے
جھڑے داغ ہن درد فراق والے صابن وصل الاشنائیے
کوئی روز دیاں آتے زندگی اے کجھ انگ نوں رنگ لگائیے
صبغۃ اللہ دی مٹی وچہ لاڈو باداؤ ہیجڑی وچہ سکائیے
کجھ نامدا ہار سنگار لائیے بن تن یار نوں حال دکھائیے
جیکر یار دی نظر دی وچہ بھابیئے انگ یار وی رنگ لگائیے
قم اللیل دا حکم نہ روکیئے راتیں اٹھ کے یار منائیے
نصف و ثلثہ تیک ایک لئے دیوا سوچ دا بگڑ جگائیے
واذکروا نبی جد یار دا حکم ہووے اللہ دی عرض سنائیے
اذکروا کم دی جدوں آواز ہووے قانتون دل دھیان لگائیے
یار کہے نہ ہور تھے نظر کرنی نیچے دھیان کر وقت لنگائیے
ذری بادلہ پٹ دے تھان ہوون کھدر چک نے گلوچہ پائیے
جان دتیاں یار دا ملے درشن سستا بھاؤ ہے جلد تلائیے
لچر کر تیک دنیاں اتے زندگی اے لے یار جیویں تیویں پائیے
رُٹھے یار اگے گلوچہ پا پلہ استغفار دی عرض سنائیے
عبد تشاہ نوں نال لیجائیکے تے رج رج کے درشن پائیے

دو یاد اطلاع

گذشتہ پرچہ میں بھی اطلاع دیجا چکی ہے۔ کہ سہ ماہی سوم کا چندہ اخبار فاروق اس پرچہ کے ساتھ ہی ختم ہو جائیگا جو احباب سہ ماہی وار ایک ایک روپیہ دیا کرتے ہیں۔ اور ان کا چندہ سہ ماہی ختم ہو چکا ہے۔ ان سب کے نام اور اگر ان میں سے کسی دوست کے ذمہ بقایا ہے۔ تو سہ بقایا کے ۳ر۔ اکتوبر ۱۹۱۸ء کا پرچہ بذریعہ وی پی ارسال ہوگا۔ گذشتہ سہ ماہی میں دوستوں نے کئی وی پی واپس کر کے نقصان دیا تھا۔ اب بھی دوبارہ نہ کریں۔ اور وی پی کو وصول فرما کر مشکوری کا موقعہ بخشیں۔ کاغذ کی گرانی اور پھر اخبارات کا وقت پر نکلنا یہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے۔ جبکہ احباب بھی اپنے فرض کو سمجھیں۔ پس اگلا پرچہ وی پی سہ ماہی چہارم ۴ آتا ہے۔ احباب وصولی کے لئے تیار رہیں۔ یاد قبل از روانگی وی پی اطلاعدیں ٭

مینیجر فاروق

قرآن شریف کے مکمل نوٹ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے قرآنی درس کے نوٹ۔ صرف دو جلد باقی ہیں۔ پھر ہرگز نہ ملینگے۔ اگر کوئی صاحب نہایت شائق ہوں۔ تو جلد منگالیں۔ قیمت فی جلد چھ روپیہ علاوہ محصولڈاک ہے ٭

ازالہ اوہام ایڈیشن اول مکمل ہر دو جلد مجلد یہ وہ کتاب ہے۔ جسکو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ۱۸۹۱ء میں چھوٹی تقطیع پر اعلیٰ چھپائی دلکھائی کے ساتھ خود طبع کرایا تھا ایک جلد مکمل ہر دو حصہ کی دستیاب ہوئی ہے۔ شائق کو چھ روپے پر ملیگی۔ علاوہ محصولڈاک ٭

انجام آتھم مجلد ایک دوست فروخت کرنا چاہتے ہیں یہ نایاب ہے۔ اور دوبارہ نہیں طبع ہوا۔ نو روپے کو مل سکتا ہے۔ جو صاحب چاہیں منگوالیں۔

فاروق بک ایجنسی قادیان

حقیقۃ الرؤیاء

وہ کونسا احمدی ہے۔ جسے کبھی نہ کبھی کوئی خواب نہ آئی ہو۔ اور وہ اسکی حقیقت معلوم کرنے کے لئے بیتاب نہ ہو جاتا ہو۔ اگر کوئی نہیں۔ تو پھر ہر ایک کا فرض ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کی طرف سے حقیقۃ الرؤیا

کے نام سے اسی غرض کو پورا کرنے کے لئے جو کتاب حال میں چھپی ہے اسے منگوا کر پڑھیں۔ اور اس سے اپنی خوابوں کی حقیقت معلوم کر لیا کریں۔ یہ کتاب بہت عمدہ دلکھائی چھپائی کے ساتھ اعلیٰ درجہ کے سفید کاغذ پر شایع ہوئی اور قیمت بہ مندرجہ ذیل پتہ سے مل سکتی ہے۔ فوراً منگا لیجئے۔ ملنے کا پتہ۔

فاروق بک ایجنسی قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اخبار فاروق

قادیان دارالامان - ۲۶ ستمبر ۱۹۱۸ء

زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی بحال زار

یہ پیشگوئی جس صفائی سے پوری ہوئی ہے۔ اُسے دیکھ دیکھ کر مجھے حیرت آتی ہے۔ کہ بعض لوگوں نے کیوں اس عالی شان مامور ربانی کو قبول نہیں کیا۔ جسکے ذریعہ اتنے بڑے غیب کی خبر بارہ برس پیشتر اک جہان کو دی گئی۔ یہ مندرجہ عنوان پیشگوئی اگرچہ اسی دن پوری ہوگئی تھی۔ جبکہ وہ خود مختار اور زبردست شہنشاہ جو تمام دنیا کے آٹھویں حصہ کا واحد مالک تھا۔ اور جس کے ایک ایک جنبش ابرو کے ساتھ ہزاروں بلکہ لاکھوں نفوس کی حیات و موت وابستہ تھی۔ تخت سے اتار دیا گیا۔ اور وہ نہایت زار حالی سے اپنی علیحدگی کے پروانے پر دستخط کرنے پر مجبور ہوا۔ لیکن جیسے کوئی عمارت ڈھا کر پھر اس کی بنیادیں بھی اکھیڑ دیتا ہے۔ اس طرح پر زار کی حالتِ زار انتہائی درجہ تک پہنچانے کے لئے اسے ایسی حالت میں رکھا گیا۔ جسپر روس کا ادنےٰ سے ادنےٰ آدمی بھی خوش نہیں ہو سکتا۔ یعنے ایک ویرانہ کی خانقاہ میں جہاں نہ رہنے کا مکان نہ سونے کا ڈھب کا تھا۔ نہ غذا کا انتظام نہ کپڑا ہی تن ڈھانکنے کو ملتا یہ تلخ زندگی اور شہنشاہ روس دیکھ کر ہر ایک کہنے پر مجبور ہوتا۔ کہ زار کی حالت زار انتہا کو پہونچ گئی۔ لیکن نہیں ابھی تقدیر میں کچھ اور باقی تھا۔ اسلئے ایک لدر تر اسے گولی سے مار دیا گیا۔ مگر کس بیدردی اور بیرحمی کے ساتھ اور اس سے وہ کس حد تک زار نظر آیا۔ اسکی تفصیلی کیفیت اب ایک اخبار میں چھپی ہے۔ جو یہ ہے :-

"برلن کے اخبار لوکل زیگر کو ایک مقتدر روسی عہدہ دار سے زار معزول نکولس کے آخری لمحوں کی نسبت کیفیت ذیل موصول ہوئی ہے۔

دستہ گرداوری نے جو ایک غیر کمیشن یافتہ افسر اور سپاہیوں پر مشتمل تھا۔ ۸ بجے صبح کے زار معزول کو نیند سے جگایا۔ اور اسے کپڑے پہننے کا ایما کیا۔ وہ ایک کمرے میں لے جایا گیا۔ جہاں فوجی گارڈیا گارڈ احمر کا یہ فتوےٰ اسے سنایا گیا کہ زار معزول کو لازمی طور پر ہلاک کیا جاوے اور اسے دو گھنٹہ موت کے لئے تیار ہونے کے لئے دیئے گئے۔ نکولس نے موت کا فتوےٰ سکون اور استقلال سے سُنا۔ یہ اپنی خوابگاہ میں واپس آیا۔ اور اپنے کو ایک کرسی پر ڈال دیا۔ اور پادری کو طلب کیا۔ جسے نکولس کے پاس رہنے کی اجازت دی گئی۔ زار نے کئی چٹھیاں لکھیں اسکورٹ ۹ بجے صبح کے اسے لینے کے لئے آیا۔ نکولس نے کرسی سے اُٹھنے کی کوشش کی مگر اُٹھا نہ گیا۔ پادری اور ایک سپاہی کے سہارے وہ سیڑھیوں سے نیچے اترا۔ نکولس ایک مرتبہ زمین پر گر پڑا۔ کیونکہ وہ بلا سہارے کھڑا ہونے کے ناقابل تھا۔ جبکہ زار ایک ستون کے سہارے سے کھڑا ہو گیا۔ اسنے اپنا ہاتھ اُٹھایا۔ کہ گویا کچھ کہنا چاہتا ہے۔ مگر ساتھ ہی بندوقچیوں نے باڑ ماری۔ اور زار مردہ ہو کر زمین پر گر پڑا"

میرے پیارے بھائیو! ذرا چشم عبرت وا کر کے یہ چند سطور پڑھنا اور بتانا۔ کہ "زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی بحال زار" یہ پیشگوئی بغیر کسی قسم کے خفا کے پوری ہوئی یا نہیں۔ ضرور ہوئی۔ سلسلہ احمدیہ کا مخالف اخبار مدینہ بجنور لکھتا ہے :- "یورپ کی وسیع و عریض سلطنت کا خود مختار فرمانروا زار روس جس بے کسی اور کس مپرسی کے عالم میں عدم آباد کا سفر اختیار کرنے پر مجبور کیا گیا۔ وہ اہل دنیا کے لئے ایک عبرتناک سبق ہے۔ اس جلیل القدر بادشاہ پر خدا کی وسیع زمین ایسی تنگ ہوئی۔ کہ وہ اپنی مرضی کے مطابق سانس نہ لے سکا" پھر اسکے ساتھ یہ واقعات بھی ملا لیجئے۔ کہ زار کا ولیعہد بھی گولی سے مارا جا چکا ہے۔ اور چند روز ہوئے یہ تار بھی رائٹر ایجنسی نے چھپوایا ہے۔ کہ زارینہ یعنے زار کی بیوی قیصرہ ولیم جرمن کی پھوپھی زاد بہن اور اسکی چاروں لڑکیاں بھی قتل کر دی گئیں۔ اف کسقدر تباہی ہے خاندان زار کی۔ اور کتنی بڑی نشانی ہے انقلاب روزگار کی۔ یہ حالات پڑھ کر زبان مجبور ہو جاتی ہے۔ بار بار یہ مصرعہ دہرانے پر جو ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۵ء کو اس قیامت خیز زلزلہ کی تفصیل دیتے ہوئے خدا کے برگزیدہ رسول مسیح موعود مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدا سے وحی پا کر لکھا۔

زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی بحال زار

اہل ہند کی شاہ پرستی کے تاریخی ثبوت

اس عنوان سے اخبار حق ۱۴ ستمبر میں ایک مضمون چھپا ہے جسمیں ہند کے بعض عمائد کی سرکاری خدمات کا تذکرہ ہے۔ اسی سلسلہ میں یہ بھی لکھا گیا ہے۔ کہ مرزا غلام مرتضےٰ (جو مرزا غلام احمد قادیانی کا دادا تھا) مہاراجہ شیر سنگھ اور بعد کے اور خالصہ میں دربار خالصہ کی طرف سے نامور فوجی خدمات پر رہا ۱۸۴۱ء میں وہ جنرل وینتورا کے ساتھ منڈی کلو اور ۱۸۴۳ء میں ایک پیادہ رجمنٹ کا افسر ہو کر پشاور گیا نیز ہزارہ کے فساد کے فرو کرنے میں اسنے بڑی مدد دی۔ یہ اس خاندان کی خدمات کا ایک شمہ ہے۔ ہم ان سطور پر صرف اتنا ریمارک کرنا چاہتے ہیں کہ مرزا غلام مرتضےٰ صاحب حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود کے دادا نہ تھے۔ بلکہ والد تھے۔ نیز اگر ہم اتنا بھی عرض کر دیں کہ کسی لاکھ کے مذہبی پیشوا کے نام کے ساتھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اگر "صاحب" کا لفظ بھی لکھدیا جائے۔ تو ایشیائی اور ہندی آداب کے لحاظ سے کسی افضل سے افضل شخصیت کی عزت میں فرق نہیں آجاتا۔ بلکہ اسکے اخلاق کا اعتراف کیا جائے گا۔

ایک دیو سماجی گریجوایٹ لڑکی

جیون تت لاہور کی اطلاع ہے۔ کہ دیو شوبھا بالی (ایک دیو سماجی عورت کا نام ہے) نے پنجاب کے زنانہ طبقہ میں سب سے پہلے بی۔ اے بی ٹی کا امتحان پاس کیا ہے۔ اور ایک سال کے لئے فیروزپور کے دیو سماج گرلز ہائی سکول کی ہیڈ ماسٹری کا کام مفت سرانجام دینے کا وعدہ کیا ہے۔ یہ ایثار جہاں قابل تعریف ہے وہاں احمدی جماعت کے بی۔ اے بی ٹی اصحاب کے لئے قابل غور ہے۔ آپ مرد ہیں۔ اور خدا کے فضل سے مسلمان۔ مسلمان بھی احمدی مسلمان۔ اور وہ ایک عورت ہے۔ اور عورت بھی خدا کی ہستی کی منکر۔ اگر ایک عورت جسے اپنے کام کا ثواب کسی اعلےٰ ہستی سے ملنے کا یقین نہیں۔ یہ کام کر سکتی ہے۔ تو ایک مسلمان مرد خدا کی ہستی کا مقر تو بہت کچھ کر سکتا ہے۔ اگر وہ کرنا چاہے خدا تعالےٰ توفیق دے ؎

بچوں میں انسداد تمباکو نوشی

ناظرین کو علم ہوگا کہ بچوں میں تمباکو نوشی کی مضرت رساں عادت کا قرار واقعی انسداد کرنے کے لئے پنجاب لیجسلیٹو کونسل نے ایک بل پاس کیا تھا۔ جسکے متعلق حضور لفٹنٹ گورنر بہادر کی منظوری ۷۔ جون ۱۹۱۸ء کو حاصل ہوئی اور معلی القاب حضور وائسرائے ہند نے بھی ایسا قانون نافذ کرنے کے متعلق ۲۵ جون ۱۹۱۸ء کو اپنی منظوری دے دی تھی۔ مضر صحت اثر سے کم عمر لڑکوں محفوظ رکھنے کے لئے یہ بل قابل قدر قانونی اضافہ سمجھا جائے گا۔ اُمید کی جاتی ہے۔ کہ عوام الناس اس قانون کی عملدرآمد میں سرکار کی ممد و معاون ہونگے۔

اس قانون کا نام ایکٹ نمبر ۷ مجریہ ۱۹۱۸ء قرار پایا ہے۔ اس کا عملدرآمد تمام صوبہ پنجاب بھر ہوگا۔ تمباکو سے مطلب عام تمباکو یا اسی قسم کی سلگا کر پینے والی چیز سمجھا جائے گا۔ اور کوئی ایسی جگہ جہاں عوام الناس مفت داخل ہو سکیں۔ عام جگہ سمجھی جائے گی۔ ریلوے اسٹیشن اور ریلوے گاڑی بھی اس تعریف میں شامل ہوگی جو شخص کسی ۱۶ سال سے کم عمر بچے کے ہاتھ تمباکو بیچتا یا دیتا ہوا دیکھا گیا۔ ماخوذ ہو کر مجسٹریٹ کے سامنے پیش ہو سکیگا۔ پہلے جرم پر دس روپے تک جرمانہ کی سزا دیجا سکتی ہے۔ دوسرے جرم پر بیس روپے اور تیسرے جرم یا اسکے بعد پچاس روپے تک سزائے جرمانہ دی جا سکتی ہے۔ اگر کوئی ۱۶ سال سے کم عمر بچہ تمباکو پیتا دیکھا گیا۔ تو کوئی ممبر دار ذیلدار یا قاعدہ سکول کا مدرس یا کالج کا پروفیسر میونسپل کمیٹی یا ڈسٹرکٹ بورڈ کا کوئی ممبر یا نوٹیفائڈ ایریا کا ممبر کوئی قانون پیشہ شخص رجسٹرشدہ طبابت پیشہ آدمی یا مجسٹریٹ قانوناً تمباکو چھین کر ضائع کر دینے کا مجاز ہوگا۔

لوکل گورنمنٹ اس ایکٹ کے ماتحت کسی مجسٹریٹ درجہ دوم یا درجہ سوم کو مقدمہ کی سرسری سماعت کا اختیار دے سکتی ہے ؎

ہندوستانی سپاہیوں کی تنخواہ

ایک رنگروٹ کو بھرتی ہونے پر ۵۰ روپیہ انعام دیا جاتا ہے۔ ہندوستان میں افسر کو ۱۱ روپیہ ماہوار کے علاوہ وردی۔ لباس اور خوراک مفت ملیگی۔ نائک کی تنخواہ ۱۷ روپے اور حوالدار کی تنخواہ بیس ۲۰ روپیہ ماہوار ہے۔ رسالہ میں تنخواہ زیادہ دیجاتی ہے۔ میدان جنگ میں اس تنخواہ کے علاوہ دو روپیہ ماہوار زائد الاؤنس اور پانچ روپیہ ماہوار بھتہ ملتے ہیں۔ اس حساب سے سپاہی کی ماہانہ تنخواہ ۱۸ روپیہ۔ نائک کی ۲۸ روپیہ اور حوالدار کی ۳۲ روپیہ بیٹھتی ہے۔ نئے ضابطہ کے مطابق ہر رنگروٹ کو فوجی تعلیم ختم کر کے اور میدان جنگ کو جانے پر ۶۵ روپے انعام ملتا ہے۔ چھ ماہ کے بعد ہر سپاہی ۲۴ روپیہ زائد انعام کا مستحق سمجھا جاتا ہے۔ جب کوئی رنگروٹ فوج میں شامل ہوتا ہے۔ تو اس سے پوچھا جاتا ہے۔ کہ آیا وہ اپنے خاندان کے کسی شخص کے نام تنخواہ یا اس کا کچھ حصہ منتقل کرنا چاہتا ہے جتنی رقم وہ لکھدے۔ وہ ہر تین ماہ بعد نامزدہ شخص کے نام بھیجدی جاتی ہے۔ سپاہی کے سوا کسی کا اختیار نہیں کہ نامزدگی بدل ڈالے۔ اور اگر غلطی سے کسی شخص کو تنخواہ مل جائے۔ تو اس کے لئے سپاہی خود ذمہ وار ہے اسکو چاہیئے کہ وہ سوچ سمجھکر تنخواہ وصول کرنے والے شخص کا نام اور پتہ لکھائے۔ تنخواہ بھیجنے کا کام خاص افسر کمانڈنگ کے سپرد ہوتا ہے ؎

نبوت ایمان کا ہی ایک اعلیٰ مرتبہ ہے

چند روز ہوئے۔ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے اخبار پیغام صلح میں اور اب مولوی محمد علی نے ایک کھلے خط میں حضرت میاں صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ کے مندرجہ عنوان فقرہ اور ایسے ہی اسکے مترادف بہت سے فقرہ جات لکھ کر ان پر سفیہانہ طور پر ان ہر دو باپ بیٹے نے دے کی ہے۔ اور لکھا ہے۔ کہ میاں صاحب نے اُمت محمدیہ پر ایک خطرناک حملہ کی بنیاد قائم کر دی ہے" اس کا جواب حضرت میاں صاحب نے اسی جگہ جہاں یہ فقرہ لکھا ہے۔ قرآن کریم سے کافی طور پر دیدیا ہوا ہے۔ دیکھو صہ ۱۵ حقیقۃ النبوۃ۔

حضرت میاں صاحب نے آیت شریف فاولئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین لکھ کر اپنے دعوے سے قرآن کریم سے شہادت بھی پیش کر دی ہے۔ اگر ان لوگوں کے دلوں میں ذرہ بھر بھی تقوےٰ اللہ ہوتا تو جو تفسیر اس آیت کی میاں صاحب نے لکھی تھی۔ وہ لکھدیتے۔ اور اسکو غلط ثابت کرتے۔ تاکہ ناظرین کو غور کا موقعہ ملتا۔ مگر یہ لوگ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اگر انصاف کے سچے طالب ہوتے۔ تو اعتراض ہی کیوں کرتے۔ بہرحال میں صرف مختصراً عرض کرتا ہوں۔ کہ جب خود خدا تعالےٰ نے ان ہر سہ درجات کے لوگوں کو منعم علیہ قرار دیدیا ہے۔ تو پھر محمد علی کی کیا حقیقت ہے۔ کہ انمیں سے کسی ایک درجہ والا کو انعام یافتوں سے علیحدہ کرے اسبات کو تو مولوی محمد علی صاحب بھی مانتے ہیں۔ کہ صدیق اور شہید اور صلح کہلانے کا مرتبہ یا انعام بھی تو ان لوگوں کے اعمال کو قبول کر کے ہی اللہ تعالےٰ نے عطا فرمایا ہے۔ تو پھر اسی جماعت کے ایک گروہ کو کیوں الگ کیا جاتا ہے۔ کہ اس میں تقوےٰ وغیرہ اعمال کو کوئی دخل نہیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس مسئلہ کو اپنی بہت سی کتب میں نہایت بسط کے ساتھ بیان فرمایا ہوا ہے۔ کہ کسب اور اعمال تو لازمی شے ہے۔ مگر مقام فنا تک بعد اسکے بقا اور لقا میں کسب کو دخل نہیں۔ حتی کہ فحملھا الانسان انہ کان ظلوماً جھولاً کی تفسیر فرماتے ہوئے انبیاء و رسل کو اول درجہ کے ظلوم اور جہول قرار دیا ہے۔ مگر ظلوم جہول کے معنے کو محل مدح قرار دیا ہے نہ محل ذم۔ جیسا اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں۔ یعنے اس امانت کو جو ربوبیت کا کامل ابتلاء تھا۔ جسکو فقط عبودیت کاملہ اٹھا سکتی ہے۔ انسان نے اُٹھالیا۔ کیونکہ وہ ظلوم اور جہول تھا۔ یعنے خدا تعالیٰ کے لئے اپنے نفس پر سختی کر سکتا تھا۔ اور غیر اللہ سے اسقدر دور ہو سکتا تھا۔ کہ اسکی صورت علمی سے بھی اس کا ذہن خالی ہو جاتا تھا۔ واضح ہو کہ ہم سخت غلطی کرینگے اگر اسجگہ ظلوم کے لفظ سے کافر اور سرکش اور مشرک اور عدل کو چھوڑنیوالا مراد لینگے۔ کیونکہ ظلوم جہول کا لفظ اسجگہ اللہ جل شانہ نے انسان کے لئے مقام مدح میں استعمال کیا ہے نہ مقام ذم میں۔ اور اگر نعوذ باللہ یہ مقام ذم میں ہو۔ تو اسکے یہ معنے ہونگے۔ کہ سب سے بدتر انسان ہی تھا۔ جسنے خدا تعالےٰ کی پاک امانت کو اپنے سر پر اٹھالیا۔ اور اسکے حکم کو مان لیا۔ بلکہ نعوذ باللہ یوں کہنا پڑے گا کہ سب سے زیادہ ظالم اور جاہل انبیاء تھے۔ جنھوں نے سب سے پہلے اس امانت کو اٹھالیا۔" صفحہ ۱۵۸ و ۱۵۹ آئینہ کمالات اسلام

الغرض مولوی محمد علی کی خود ساختہ تقسیم ہے۔ کہ وہ ایسے مسائل میں حضرت میاں صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ کی مخالفت کرتا ہے۔ وہ تو انبیاء پر ایمان اور تقویٰ کے اعلےٰ سے اعلےٰ مرتبہ کا اطلاق پسند نہیں کر سکتا۔ مگر حضرت مسیح علیہ السلام کی تحریر اتمیں مظلوم اور جہول جو کہ سلوک کی ابتدائی منزلوں کا نام ہے۔ انبیاء اور رسل پر ثابت کیا گیا ہے مولوی محمد علی نے انبیاء کا مقام سمجھنے میں بہت جگہ ٹھوکر کھائی۔ مثلاً حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۱۴ میں حضرت اقدس نے تیسرے قسم کے ملہمین کا ذکر کر کے انبیاء و رسل کو بھی انہی میں شامل فرما دیا ہے۔ مگر مولوی صاحب انبیاء کو الگ کر لیتے ہیں۔ حالانکہ حضرت صاحب نے صاف لکھدیا ہے کہ "تیسری قسم کے لوگ بھی جن کا خدا تعالیٰ سے کامل تعلق ہوتا ہے۔ اور کامل اور مصفا الہام پاتے ہیں۔ قبول فیوض الٰہیہ میں برابر نہیں ہوتے اور سب کا دائرہ استعداد فطرت باہم برابر نہیں ہوتا۔ بلکہ کسی کا دائرہ استعداد فطرت کم درجہ پر وسعت رکھتا ہے۔ اور کسی کا زیادہ وسیع ہوتا ہے۔ اور کسی کا بہت زیادہ۔ اور کسی کا استعداد جو خیال و گمان سے برتر ہے بموجب آیت کل فی فلک یسبحون اپنے دائرہ استعداد فطرت سے زیادہ ترقی نہیں کر سکتے ..... چونکہ موسیٰ کی ہمت صرف بنی اسرائیل اور فرعون تک ہی محدود تھی۔ اسلئے موسیٰ پر تجلی قدرت الٰہی اسی حد تک محدود رہی ..... ایسا ہی عیسےٰ کی ہمت صرف یہود کے چند فرقوں تک محدود تھی۔ مگر جس کامل انسان پر قرآن شریف نازل ہوا۔ اس کی نظر محدود نہ تھی۔ اور اسکی عام غمخواری اور ہمدردی میں کچھ قصور نہ تھا۔" اب مولوی صاحب غور فرماویں کہ یہ تینوں اولوالعزم نبی اُمت کے فرد ہیں یا کیا؟

کیا ابھی ثابت ہوا یا نہیں کہ نبوت انسانی کمال کا ایک مرتبہ ہے۔

خاکسار حکیم محمد الدین گوجرانوالہ

بدعتِ ثالثہ

(نمبر ۲)

متعۃ النساء

چھٹی دلیل:۔ ہر ایک کام جسمیں کوئی غرض اور غایت نہ ہو وہ محض لغو ہوتا ہے۔ اور ایسے کام کا مرتکب بے وقوف اور احمق سمجھا جاتا ہے۔ اور عام طور پر لوگ کہتے ہیں کہ یہ دیوانہ ہے۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ ہر عاقل بالغ اپنے کام کے نفع یا نقصان کو سمجھ کر ہی کرتا ہے۔ اور ایسا کام جس کی تہ میں اس کی غرض پنہاں نہیں ہوتی۔ حتی الامکان اجتناب کرتا ہے جب ہمارا یہ مشاہدہ اس مخلوق کی نسبت ہے۔ تو ہم اسکے صانع کی طرف قیاس کرتے ہیں۔ چونکہ ہم لوگ خدا اور رسول پر ایمان لاتے ہیں۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ اسی کے مقررہ قانون سے اس مذکورہ بالا مسئلے کے متعلق غور کریں۔ اور دیکھیں کہ نکاح کی غرض اور غایت کیا ہے۔ سورۂ نساء میں یاایھا الناس اتقوا ربکم الذی خلقکم من نفس واحدۃ وخلق منھا زوجھا وبث منھما رجالاً کثیراً ونساء الخ۔ اس آیت مبارکہ میں فرمایا ہے۔ کہ شادی کی اصل غرض تقویٰ ہے۔ اور محض اسوجہ سے کہ خدا تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ کہ نکاح کرو تاکہ اولاد صالحہ پیدا ہو۔ اسبات کی دلیل کہ اولاد صالحہ مقصد ہے۔ اسکے لئے قرآن شریف کی دوسری آیت نساء کم حرث لکم فاتوا حرثکم انی شئتم۔ اسجگہ عورتوں کو کھیتوں سے تشبیہ دی ہے۔ اور اس تشبیہ سے صاف روشن ہے کہ کھیتوں سے اس کا غلہ اور پیداوار مقصود ہوتی ہے پس معلوم ہوا کہ ان کی (عورتیں) بھی پیداوار جو کہ اولاد کہلاتی ہے مقصود ہے۔ اور احادیث نبویہ سے بھی ظاہر ہے کہ شادی کی غرض دیندار اولاد کا پیدا ہونا ہے۔ یہ ایک قانون ہے۔ جو حق تعالیٰ نے اپنے کلام میں مقرر کیا ہے اسی قانون کے ماتحت اگر متعۃ النساء نکاح ہے۔ تو ضرور اس کا مقصد بھی اولاد ہونی چاہیئے۔ لیکن معاملہ برعکس ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

من لایحضرہ الفقیہ - تہذیب کافی یہ تین کتابیں ملاحظہ فرماویں -

یقول علی - انہ لا ارثک ولا ترثنی ولا اطیب ولدک الی اجل مسمی فان بدالی ذدتک وزدتنی یعنے نہ میں تیرا وارث اور نہ تو میری وارث - اور میں تجھ سے بچہ بھی نہیں - طلب کرتا ہوں ان شرطوں پر تو میرے ساتھ شادی ایک مقررہ وقت کرے - اگر میں تجھ مقررہ روپوں سے زیادہ کر دوں - تو تو بھی میرے لئے اجل متعہ کو زائد کر دینا - دیکھئے شادی سے خدا کی غرض اور شیعہ صاحبان کی غرض بعد المشرقین - لیکن ان کی سینہ زوری ملاحظہ فرمائیے - کہ مانتے ہیں - کہ اس میں اکثر ایسی باتیں پائی جاتی ہیں - جو زوجہ میں نہیں پائی جاتیں - لیکن مع ہذا پھر بھی یہ زوجہ کہلاتی ہے - ملاحظہ ہو - منہاج النہایہ - والمتمتع بھا زوجۃ ان تخلفت عنہا فی بعض الصفات کاستحقاق الارث والنفقۃ والظہار علی قول ولا یلاء علی الاقوی - یعنے متاعی عورت اگرچہ اس میں زوجہ کی بعض حالتیں اور صفتیں جیسا وارث ہونا اور نفقہ کا ہونا - اور ایک قول کے مطابق ظہار اور زیادہ مضبوط اقوال کے مانند ایلاء وغیرہ کے نہ ہونے کی حالتیں بھی زوجہ کہلا سکتی ہے - دیکھئے ان کی عقل و دانش کو ایک چیز میں ذرا سی مشابہت ہے - اور اسی کو لیکر اس کی علیحدگی کا حکم لگا دیا - اس کی ایسی مثال ہے - کہ چونکہ بکری بھی جسم ہے - اور شیر یا پتھر بھی ایک جسم ہے اسلئے معلوم ہوا کہ بکری شیر یا پتھر ہے - سبحان اللہ عرف ایک آدھ بات نکاح اور متعہ میں مشابہت کی پاکر نتیجہ نکال لیا کہ متاعی اور منکوحہ ایک ہی ہوں - خلاصہ کلام یہ ہے کہ چونکہ نکاح کی غرض مفقود ہے - اسلئے یہ بھی محض بدعت ہے - دوسرے انہوں نے خود تسلیم کیا ہے کہ اس میں زوجہ کی باتیں نہیں پائی جاتی - معلوم ہوا کہ یہ زوجہ بھی نہیں کہلا سکتی - اور یہی عدم جواز پر دال ہے ؛

ساتویں دلیل :- یہ دلیل نہایت زبردست ہے - اور یہ ایک حجت قاطعہ ہے - اس میں خود اقرار ہے - کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے متعۃ النساء کو منع فرمایا ہے - تہذیب ابو جعفر طوسی تفصیل احکام النکاح میں اور زید بن علی عن ابائہ عن علی سے استبصار میں یوں روایت کرتے ہیں - قال حرم رسول اللہ یوم خیبر لحوم الحمر الاھلیۃ ونکاح المتعۃ - تہذیب اور استبصار ان کی معتبر کتابوں سے شمار ہوتی ہیں - اور ان میں نہایت عمدگی سے ان کے مضبوط اور ذی ثقہ راویوں نے بیان کیا ہے - کہ نبی کریم نے جنگ خیبر کے دن پالتو گدھوں کا کھانا اور نکاح متعہ حرام کیا ہے اب بتائیے اس سے زیادہ روشن اور اکمل دلیل اور کیا ہو سکتی ہے - ان ہی کی کتابوں ان کے راویوں اور ان کے ائمہ سے روایت ہے - کیا ایسی صاف اور اظہر من الشمس دلیل کا انکار ہو سکیگا - ہرگز نہیں

آٹھویں دلیل :- حضرت عمر نے علی الاعلان سر منبر کھڑے ہو کر علی رؤس الاشہاد متعۃ النساء سے منع فرمایا - لیکن کسی صحابی اور خصوصاً حیدر کرار تک کو جرأت نہیں ہوتی - کہ وہ یہ کہہ سکیں کہ خدا کے حکم کو کیوں منسوخ کرتے ہو - کیا ان کی غیرت کا یہی تقاضا تھا کہ نبی کریم اور پھر خدا کی بے حرمتی ہوتے دیکھیں - اور ان کو زبان تک سے بھی نہ منع فرمادیں ؛

نہیں ایسا نہیں - صحابہ اور خصوصاً حضرت علی بڑے ہی صاف گو تھے - اور حق بات کے کہنے سے کسی سے نہیں ڈرتے تھے - بھلا وہ شخص جسنے حق کی خاطر اپنی جان تک کی پرواہ نہیں - اور کفار نبی کریم کے گھر کا محاصرہ کئے ہوئے ہیں - اور یہ حق کا پیاسا اپنی جان کی بھی پرواہ نہیں کرتا - اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بستر پر سو جاتا ہے - وہ یہ کب گوارا کر سکتا تھا کہ نبی کریم کے اور خدا کے احکام حضرت عمر جیسے شخص کے ہاتھوں منسوخ ہوتے دیکھتا - ایسے غیور کا خاموش رہنا اور نیز تمام صحابہ کا سکوت اختیار کرنا صاف دلالت کرتا ہے - کہ متعۃ النساء فی الواقع ہی حرام تھا - چنانچہ بہت سے ایسے مسائل ہماری نظروں سے گذرتے ہیں جن کو حضرت علی نے حضرت عمر کو فرمایا کہ یہ مسئلہ دراصل اس طرح پر ہے - اور فرماتے تھے - کہ یہ دراصل اس طرح نہیں ہے - اور پھر اس کو واضح طور پر بیان کرتے تھے - چنانچہ منہج الحق میں اس طرح مرقوم ہے - انہ مر برجم امرأۃ حاملۃ - فقال لہ امیر المومنین ان کان لک علیہا سبیل فلیس لک علی ما فی بطنہا سبیل فقال لولا علی لھلک عمر -

یعنے حضرت عمر نے ایک حاملہ عورت پر رجم کا حکم نافذ فرمایا - پس حضرت علی نے فرمایا کہ اس عورت پر تو تجھے حق ہے کہ رجم کا حکم دے - اور اسکو سنگسار کروا دے - لیکن اس کے پیٹ میں جو بچہ ہے اس پر تجھے کوئی اختیار نہیں ہے - پس حضرت عمر نے کہا کہ اگر حضرت علی نہ ہوتے - تو عمر ہلاک ہو جاتا ؛

دیکھئے اس جگہ سے صاف معلوم ہوتا ہے - کہ اگر کسی حکم کے صادر فرمانے میں غلطی واقع ہو جاتی تھی تو حضرت علی درست کروا دیتے تھے -

پھر قاضی نور اللہ شوستری احقاق الحقانی میں لکھتا ہے :- کہ ہفوات لسان عمر و خبطہ فی مانہی عنہ اعما من ان یحصر فی العدد والمراد مع من ھالہ القلم من قال فی سبحین مسئلہ علی ما اشتھر لولا علی لھلک عمر -

یعنے اس میں قاضی صاحب نے بھی یہی کہا ہے - کہ حضرت عمر نے اکثر مسائل میں غلطی کی - اور قریباً ستر بار کہا - کہ اگر حضرت علی نہ ہوتا تو عمر ہلاک ہو جاتا

پس مذکورہ بالا حوالوں سے جو کہ شیعہ کی کتابوں سے لئے گئے ہیں - معلوم ہو گیا - کہ حضرت علی غلطی پر فوراً متنبہ کرتے تھے - اب اگر متعۃ النساء کے حرام کرنے میں حضرت علی غلطی پر تھے - تو کیوں نہیں منع کیا - حق یہی ہے - دراصل حکم ایسا ہی تھا -

(باقی آئندہ - انشاء اللہ)

شیخ غلام غوث اسلم (مولوی عالم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حدیث ثناء اللہ

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری ایڈیٹر اہلحدیث آج کل سری نگر کشمیر میں ہیں۔ یہ ناممکن تھا۔ کہ آپ محلہ خان یار میں نہ جاتے۔ وہاں گئے۔ اور جاتے ہوئے پوچھا۔ یہ کس کا مزار ہے۔ اس کا جو منہ توڑ دینے والا جواب آپ کو ملا۔ وہ اہل حدیث میں ان الفاظ میں درج ہوا ہے۔

"سرینگر میں ایک مزار ہے جسکی بابت یہاں کی روایات یہ ہیں کہ کوئی صاحب شاہزادہ یوزاصف تھے۔ ان کا مزار ہے۔ یہ مزار بھی میں نے دیکھا بھالا کیوں نہ دیکھتا۔ جبکہ قادیان کی آواز میرے کان میں تھی۔ کہ حضرت عیسےٰ کی قبر سری نگر میں ہے۔ مزار بالکل معمولی حالت میں ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہاں اس کی کچھ وقعت نہیں صرف ایک نابینا بڑھیا عورت بیٹھی تھی۔ دریافت کیا کہ یہ کس کا مزار ہے۔ ایک شخص بولا۔ حضرت عیسیٰ کا"

یہ جواب ثناء اللہ کو بہت مایوس کر دینے والا اور غیر متوقع تھا۔ کیونکہ وہ اس بات کا منتظر ہو گا۔ کہ قادیان کے عقائد کے خلاف شہادت مل جائے۔ تو اسے مشتہر کروں۔ مگر حق چھپ نہیں سکتا۔ گو حسب دستور سابق اس حق پر کسی دوسرے شخص کے قول سے پردہ ڈالنا چاہا ہے۔ لیکن یہ ثابت شدہ امر ہے۔ کہ سرینگر میں عام طور سے بغیر مذہبی جذبات کو برانگیخت کرنے کے کسی سے پوچھا جائے۔ یہ کس کا مزار ہے۔ تو سیدھا سادھا جواب یہی ملتا ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ کا" پس قرآن مجید سے وفات ثابت ہوتی ہے۔ اور ادھر مولوی ثناء اللہ صاحب اب قبر دیکھ چکے ہیں تو اسکے بعد انکار سوائے حد درجہ کے ہٹ دھرمی کے نہیں ہو سکتا۔

باقی رہا یہ اعتراض کہ ہمنے ثناء اللہ صاحب کی روایت کیوں قبول کی۔ یہ اسلئے کہ اسکے مخالف نہ تھے ہے ٭

جنگی بخار کا علاج

یہ بیماری چھوت کی بیماری ہے۔ اور ایک ہفتہ میں سینکڑوں کی تعداد میں لوگوں کو بیمار کر سکتی ہے بمبئی اور کلکتہ میں بہت سی جانیں اس بیماری کی نذر ہو چکی ہیں۔ اسلئے ہر ایک شخص کو لازم ہے۔ کہ اس سے اپنے آپ کو اپنے بال بچوں کو اور اپنے احباب کو بچائے

علامات مفصل ذیل ہیں

تپ۔ گلے میں سخت خراش۔ زکام۔ کھانسی۔ نمونیا۔ پیٹھ سر۔ بازوؤں۔ ٹانگوں اور جوڑوں میں سخت درد۔ سخت کمزوری اور دل کا بیٹھے جانا۔ درد شکم جی کا متلانا قے اور پیچش۔

یہ بیماری زیادہ تر دماغ یا پھیپھڑے یا معدہ اور انتڑیوں پہ اثر کرتی ہے۔ جس حصہ پر اثر کرتی ہے ویسی ہی علامات پیدا ہوتی ہیں ٭

ہدایت برائے احتیاط ماتقدم

مریض کو کھلے ہوا دار کمرے میں علیحدہ رکھو سوائے گھر کے ایک دو مضبوط اور تندرست رشتہ داروں کے اور کسی شخص کو مریض کے کمرے میں جانے کی اجازت مت دو۔ خاصکر بوڑھے اور کمزور آدمیوں کے لئے ایسے مریض سے ملنا نہایت ہی خطرناک ہے۔

(۲) مریض کی تھوک وغیرہ کیلئے مٹی کا پیالہ جسمیں فنائل کا تیزاوشن پڑا ہوا ہو۔ رکھنا چاہیئے (۳) وبائی نزلہ کے ایام میں ہر ایک شخص کو لازم ہے کہ کھلی ہوا میں اپنا وقت زیادہ تر گذارے۔ تھکان ہرگز نہ ہونے دے غذا مقدار میں کم اور زود ہضم کھائے۔ ایسے مقامات پر جہاں کی ہوا باعث جمع مردماں مثلاً تھیٹر اور سینما وغیرہ کثیف ہو گئی ہو۔ اور چھوت کا اندیشہ ہو۔ ہرگز نہ جائے ٭

(۴) سر آرتھر نیوزہولم چیف میڈیکل آفیسر انگلستان لوکل بورڈ ہائے فرماتے ہیں۔ کہ وبائی نزلہ سے بچنے کے لئے ایام وبائی میں ہر ایک انسان کو چاہیئے کہ رتی بھر پرمینگنیٹ آف پوٹاس دوائی چھٹانک ڈیڑھ چھٹانک پانی میں حل کر کے اپنے منہ۔ حلق اور ناک کے نتھنوں کو روزانہ صاف کرے ٭

سپاہیوں کے بچوں کے لئے تعلیمی سہولتیں

بنہایت مسرت اور اطمینان کے ساتھ سنا جائیگا کہ گورنمنٹ پنجاب نے موجودہ جنگ میں شریک ہونیوالے مصافی یا غیر مصافی ملازمین کے بچوں کی تعلیم کے لئے تسلی بخش انتظام کر دیا ہے۔ چنانچہ جناب ایڈیشنل سکرٹری بہادر پنجاب بذریعہ گشتی چٹھی نمبر ۲۷۵۶ ان قواعد کی تشریح فرماتے ہیں۔ جو اس امر کے لئے تجویز کئے گئے ہیں۔ اور محکمہ تعلیم کی طرف سے ان پر عمل کیا جائیگا ان قواعد سے ان لوگوں کے لڑکے یا لڑکیوں کی تعلیم کے لئے خاص رعایتیں کی گئی ہیں۔ جو ۴۔ اگست ۱۹۱۴ء کے بعد شریک جنگ ہو کر یا تو لڑائی میں مارے گئے یا بیمار یا زخمی ہونے کی وجہ سے ہمیشہ کے لئے روزی کمانے کے ناقابل ہو گئے۔ اور اس کے لئے فوجی درجہ مصافی یا غیر مصافی کی کوئی تخصیص نہ ہو گی۔

ایسے اشخاص کا ہر بچہ معیار مندرجہ ذیل کے مطابق حصول تعلیم میں رعایتوں کا مستحق ہو گا

(۱) ہر بچے (خواہ لڑکا ہو یا لڑکی) کو ابتدائی پرائمری تعلیم مفت دیجائیگی۔ اور اسے مبلغ دو روپیہ ماہوار وظیفہ کتابوں وغیرہ خرچ کے لئے دیا جائے گا ٭

(۲) اگر بچہ مڈل کی جماعت میں تعلیم پاتا ہے تو علاوہ دو روپیہ ماہوار وظیفہ کے سکول کی فیس معاف کیجائیگی اور اگر بورڈر ہے تو اسے آٹھ روپیہ ماہوار وظیفہ اخراجات بورڈنگ ہونے کے لئے دیا جائے گا۔

(۳) اگر گورنمنٹ ایسے طالبعلموں کے لئے اور وظائف تجویز کرے جو ہائی سکول یا کالج میں بلحاظ حسن لیاقت دیئے جائیں۔ یہ تو ان کے علاوہ ہوں گے جو مندرجہ بالا وظائف سے راہ پائیں گے ٭

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک عبد احمدی کے جوابیں

(نمبر ۲)

از مولانا محمد عبد اللہ صاحب ساکن بھینی ضلع لاہور

اقول - وباللہ التوفیق - سورہ فاتحہ کی سات آیات دراصل سات پیشگوئیاں ہیں - جو وقتاً فوقتاً ظہور پذیر ہو رہی ہیں - اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم میں ایک مہتم بالشان پیشگوئی ہے - جو ظہور مہدی و نزول مسیح پر دلالت کرتی ہے تفصیل اس اجمال کی یہ ہے :- صراط مستقیم کی ہدایت کی طلب اور آرزو ایک ایسا امر مہتم بالشان ہے - جو اسکے بغیر نماز ہی نہیں ہوتی - اور مستقیم راستہ وہی ہے - جو ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل علیھم الملائکۃ الا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنۃ التی کنتم توعدون - میں بتلایا گیا ہے یہی استقامت ہے - جو نزول ملائکہ و بشرات کا دروازہ کھولدیتی ہے - یعنی استقامت میں ہی دروازہ مکالمہ و مخاطبہ الہیہ کا کھولا جاتا ہے - جسکو دوسرے لفظوں میں وحی و الہام کہا جاتا ہے - اور حدیث دمشقی اذا اوحی اللہ بحق مسیح موعود بولا گیا ہے - گویا مصلی کو حکم ہے کہ ہر رکعت میں یہ آرزو کرتا رہے - کہ مکالمہ و مخاطبہ کا طریق ہم کو بتلا جو انبیاء و صدقاء و شہداء و صلحاء کا طریق ہے - جسپر چلنے سے زمرہ منعم علیہم میں داخل ہونے کا سرٹیفکیٹ مل جاوے - گویا مصلی اللہ تعالیٰ سے یہ التجا کرتا ہے - کہ الٰہی تو ہم کو وہ طریق بتلا - جو نبیین و صدیقین و شہدا و صالحین کی طرح تو ہم سے اور ہمارے کسی متبوع سے مکالمہ و مخاطبہ کرے - تاہم اپنی تمام بدعات و محدثات و شنیع عقیدات سے باز آکر تیرے منعم علیہ گروہ میں داخل ہو جاویں - جسکو دوسرے لفظوں میں مہدی و مسیح موعود کا گروہ کہا جاتا ہے کیونکہ مکالمہ و مخاطبہ الہیہ حدیث دمشقی میں اسی کے حق میں بیان کیا گیا ہے - اور یہ امت مرحومہ اس انعام سے کبھی محروم نہیں ہو سکتی - کیونکہ کنتم خیر امۃ کا خطاب اسی امت کو ہوا ہے - اور اس کا پیشوا بھی ایک ایسا اولوالعزم رسول ہے - جسکو ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین وکان اللہ بکل شئ علیما کا تمغہ عطا کیا گیا ہے - نہ یہ امت بدتر ہے - جو قابل مکالمہ مخاطبہ نہ ہو - اور نہ اس کا رسول کم حیثیت ہے - جو انکی شاگردی کا اثر انکی امت پر نہ پڑ سکتا ہو - جو وہ متاثر ہو کر اس کا مثیل بن سکے - اگر یہ نہ ہوتا تو کیوں صراط الذین انعمت علیہم کا اسکو سبق روزمرہ دیا جاتا - کیا منعم علیہم گروہ من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین نہیں ؟ اگر یہ امتی صالح بن سکتا ہے - تو اعلیٰ مدارجات پر چڑھ کر شہید بھی ہو سکتا ہے - صدیق بن سکتا ہے - نبی کیا جا سکتا ہے - اگرچہ شریعت لا نبی بعدی بحکم وخاتم النبیین ولا نبی بعدی نہیں ہو جاتا - فتامل -

وانظر فی منصب الامامۃ للشیخ محمد اسمٰعیل شہید دہلوی رح

ابا داؤد صاحب ! آپ اس جملہ دعائیہ کو غور سے پڑھیں اور بتضرع و ابتہال زبان و دل سے نکال کر دیکھیں کہ مصلی کیا مہدی و مسیح کے زمرہ میں داخل ہونے کی ان الفاظ کے ساتھ استدعا اور اسکے انکار سے زمرہ مغضوب علیہم و ضالین میں داخل ہونے سے بچنے کی آرزو نہیں کرتا - اور کیا آپنے حدیث لتتبعن سنن من کان قبلکم شبرا بشبر وذراعا بذراع حتی دخلوا جحر ضب لدخلتموہ کو نہیں پڑھا - کہ آخر اس امت سے بعض لوگ گروہ منعم علیہم میں سے منکر ہو کر گروہ یہود و نصاریٰ میں داخل ہو جاویں گے - اور شبرا بشبر و ذراعا بذراع کے مصداق بن جاویں گے - اسی لئے ہمیں ام الکتاب میں اس تعلیم کی آرزو دی گئی ہے - کہ فیج اعوج کے زمانہ کی غلطیاں دور کرنے کے لئے صراط مستقیم کی ہدایت اور رہنمائی کر - مکالمہ و مخاطبہ کے شرف سے اپنی تمام غلطیاں دور کر کے منعم علیہم کے گروہ میں داخل ہو جاویں - اور یہود و نصاریٰ پلید کے فتنوں سے بچکر مغضوب علیہم اور ضالین نہ بنجاویں - پس سچا معیار راست روی کا کتاب اللہ ہے اور سنت رسول اللہ و مکالمہ و مخاطبہ الہیہ - اور وہ آج فتنوں کے زمانوں میں بدون اتباع مصلح جدید و مجدد صدی چہاردہم ہرگز میسر نہیں آسکتا - واللہ یھدی من یشاء الی صراط مستقیم - اور آیت کریمہ ومن یشاقق الرسول من بعد ما تبین لہ الھدیٰ ویتبع غیر سبیل المؤمنین وعید شدید سے وہی ترک ہدایت مراد ہے - جسکی مخالفت سے رسول کریم کی مخالفت متصور ہے - اور سبیل المومنین سے وہی سبیل مراد ہے - جو کتاب اللہ و سنت رسول اللہ سے لیا گیا ہے - نہ وہ جو ان کے قیاسات و مناجات و مخفیات سے پیدا ہوا ہے - اور المومنین سے مراد وہ صحابہ کرام مراد ہیں - جو علی نمونہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے قدم بقدم چلتے رہے ہیں - اور وہی اول المومنین ہیں جنھوں نے بلاواسطہ آنحضرت ص سے قرآن کریم کی تفسیر سیکھی ہے - اور آنحضرت ص نے قرآن کریم کی تاویل و تفسیر بالتفہیم الٰہی سے کی ہے یا اجتہادی طور پر کسی دوسری آیت سے استنباط فرمایا ہے - اور عمل بالحدیث کی نسبت فرمایا - جو علامہ تفتازانی نے تلویح میں نقل کیا ہے - تکثر لکم الاحادیث من بعدی فاذا روی لکم حدیث فاعرضوہ علی کتاب اللہ تعالیٰ فما وافقہ فاقبلوہ وما خالفہ فردوہ - اور مسلم میں ہے اما بعد فان خیر الحدیث کتاب اللہ انما ھلک من کان قبلکم باختلافھم فی الکتاب - اور دار قطنی میں ہے - کلامی ینسخ کلام اللہ - الغرض حدیث رسول کریم کی صحت کا معیار اعلیٰ علاوہ قواعد صحت شناسی محدثین کرام کے توفیق و تطبیق او بکتاب اللہ ہے - نقط - عن ابی ھریرۃ قال کان اذا حدث عن رسول اللہ صلعم یقول قال رسول اللہ من کذب علی متعمدا فلیتبوأ مقعدہ من النار فکان ابن عباس اذا حدث قال اذا سمعتمونی احدث عن رسول اللہ ص فلم تجدوہ فی کتاب اللہ او حدثا عند الناس فاعلموا انی قد کذبت علیہ رواہ الدارمی - اور السنۃ قاضیۃ علی القرآن ولیس القرآن بقاض علی السنۃ - ایک بے اصل قول ہے - جو یحییٰ بن ابی کثیر تابعی سے مرسل و مدلس سے منقول ہے - القصہ حدیث رسول کریم ص و حال و قال

(باہتمام شیخ عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور ایم ناصر علی نے فاروق مشین سے شائع کیا)